پیلے پھول : کتاب 2 ہاشمی پلاز 9 مارچ ہوٹل ہال، اجلاس کا ہال کتاب کا کتابی انٹرنیشنل ملے

پیلے پھول کی تاریخ پڑھنے والے حصہ

ہاشمی پلاز 9 مارچ ہوٹل ہال، اجلاس کا ہال کتاب کا کتابی انٹرنیشنل ملے

نیلم ر/ ہاشمی پبلشرز مارچ 15 ، 2025 ، ۱۰:۴۰ صبح

ہفتہ وار ڈائجسٹ کے ادارتی صفحات پر شائع ہونے والی کتاب پیلے پھول کی تاریخ پر ہاشمی پلاز 9 مارچ ہوٹل ہال، اجلاس کا ہال کتاب کا کتابی انٹرنیشنل میں ایک خصوصی نشست منعقد کی گئی۔ اس نشست میں مصنف، قارئین اور ادبی حلقوں سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ کتاب کے مرکزی کردار اور اس کے پس منظر پر تفصیلی گفتگو کی گئی اور حاضرین نے سوال و جواب کے سیشن میں اپنی رائے پیش کی۔

مصنف کا کہنا تھا کہ پیلے پھول کا خیال انہیں برسوں پہلے ایک پرانی حویلی کے دورے کے دوران آیا۔ ان کے مطابق حویلی کے در و دیوار پر لکھی تاریخ اور وہاں رہنے والے لوگوں کی کہانیاں اس قدر اثر انگیز تھیں کہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس تاریخ کو ناول کی صورت میں محفوظ کیا جائے۔ مصنف کے مطابق کتاب کا بیشتر حصہ تاریخی حقائق پر مبنی ہے اور باقی حصہ تخیل سے جڑا ہوا ہے تاکہ پڑھنے والا اس دور کی فضا کو محسوس کر سکے۔

کتاب کے مرکزی کردار ایک نوجوان مصور کی کہانی ہیں جو ہاشمی پلاز کے قریب ایک پرانی حویلی میں رہتا ہے اور وہاں کی دیواروں پر بنے نقوش کو دیکھ کر ماضی کے واقعات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کردار کی زبان میں لکھی گئی یہ کہانی قاری کو ایک ایسے سفر پر لے جاتی ہے جہاں محبت، سازش اور قربانی ایک ساتھ چلتے ہیں۔ مصنف کے مطابق کردار کا ارتقا ان کے لئے سب سے زیادہ اہم تھا اور وہ چاہتے تھے کہ قاری کردار کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا محسوس کرے۔

تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر نسرین اعوان تھیں جو اردو ادب کی استاد اور تنقید نگار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پیلے پھول میں زبان کا استعمال اور منظر نگاری قابل توجہ ہے اور یہ کتاب اردو ناول کے روایتی ڈھانچے میں رہتے ہوئے نئے تجربے کرتی ہے۔ ڈاکٹر نسرین کے مطابق کتاب کا اسلوب سادہ مگر پُراثر ہے اور قاری کو بغیر کسی رکاوٹ کے کہانی میں داخل کر دیتا ہے۔ انہوں نے مصنف سے درخواست کی کہ وہ اگلے ایڈیشن میں کچھ تاریخی حوالہ جات کا اضافہ کریں تاکہ پڑھنے والے مزید تحقیق کر سکیں۔

سوال و جواب کے سیشن میں کئی قارئین نے اپنے تجربات شیئر کیے۔ ایک قاری نے کہا کہ وہ ہاشمی پلاز کے قریب رہتے ہیں اور کتاب پڑھنے کے بعد انہیں اپنے محلے کی پرانی عمارتوں میں نئی دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ مصنف نے جواب میں کہا کہ یہی ان کا مقصد تھا کہ تاریخ کتابوں سے نکل کر لوگوں کی روزمرہ زندگی میں واپس آئے۔ تقریب کے اختتام پر مصنف نے دستخط کیے اور قارئین سے ملاقات کی۔

تقریب کے منتظمین کے مطابق پہلے ہی ہفتے میں کتاب کی 120 کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں اور مزید 200 کاپیاں منگوانے کا آرڈر دیا گیا ہے۔ پبلشرز کے مطابق اگر یہ رفتار برقرار رہی تو کتاب دوسرے ماہ میں دوبارہ شائع کی جا سکتی ہے۔ مصنف کے مطابق وہ اگلے ماہ ہاشمی پلاز کے قریب ہی ایک اور تقریب میں کتاب کے کچھ منتخب حصے پڑھ کر سنائیں گے جس میں مقامی طلبہ اور اساتذہ کو مدعو کیا جائے گا۔

ہاشمی پلاز کے قریب پرانی حویلی کی دیواروں پر نئی تحریر

ہاشمی پلاز کے قریب واقع پرانی حویلی کی دیواروں پر حال ہی میں کی گئی تحریر نے مقامی لوگوں اور ادب سے وابستہ افراد کو یکساں طور پر حیران کر دیا ہے۔ ابتدائی طور پر یہ تحریر کوئلے سے لکھی گئی تھی اور اس میں چند جملے اور کچھ نام درج ہیں جو مقامی روایت کے مطابق اس حویلی میں رہنے والے خاندان کے افراد کے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق یہ تحریر چند دن پہلے تک موجود نہیں تھی اور اچانک ظاہر ہوئی ہے۔

مقامی رہائشی کے مطابق وہ روزانہ اس گلی سے گزرتے ہیں اور انہوں نے پہلی بار اس تحریر کو اتوار کی صبح دیکھا۔ ان کے مطابق دیوار پر لکھے جملے پرانے انداز کی اردو میں ہیں اور ایک جملہ واضح طور پر کسی خاندان کے بچھڑنے کا ذکر کرتا ہے۔ محلے کے بزرگ شہری کے مطابق یہ انداز تقریباً ساٹھ برس پرانا لگتا ہے اور اس میں استعمال ہونے والے الفاظ آج کے روزمرہ میں نہیں بولے جاتے۔

مقامی انتظامیہ کے ایک افسر کے مطابق تحریر کی تصاویر محکمے کے ریکارڈ میں محفوظ کر لی گئی ہیں اور ابتدائی طور پر اسے کسی شرارت کا نتیجہ سمجھا جا رہا ہے۔ تاہم افسر کے مطابق اس بات کی تحقیق کی جا رہی ہے کہ یہ تحریر کس وقت اور کس طریقے سے وہاں پہنچی۔ افسر کے مطابق اگر یہ کسی باقاعدہ منصوبے کا حصہ ہے تو اس کے پیچھے کون لوگ ہیں اور مقصد کیا ہے، اس کا جواب تحقیق کے بعد ہی دیا جا سکے گا۔

مقامی لوگوں کے مطابق اس حویلی کے بارے میں کئی کہانیاں مشہور ہیں اور کچھ لوگ اس تحریر کو انہی کہانیوں سے جوڑ رہے ہیں۔ ایک بزرگ کے مطابق حویلی کے مالک کے خاندان کے کچھ افراد تقسیم کے وقت یہاں سے چلے گئے تھے اور ان کے بچے کبھی واپس نہیں آئے۔ ان کے مطابق دیوار پر لکھے جملے اسی خاندان کے افراد کے نام لگتے ہیں۔ تاہم کسی بھی دعوے کی تصدیق کے لئے باقاعدہ تحقیق کی ضرورت ہے۔

محکمہ آثار کے ایک ماہر کے مطابق اگر یہ تحریر واقعی پرانی ہے تو اس کو محفوظ کرنے کے لئے اس پر کیمیکل یا رنگ لگانے سے گریز کیا جائے گا۔ ان کے مطابق کوئلے سے لکھی تحریر کو فوٹو گرافی اور خاکے کے ذریعے محفوظ کیا جاتا ہے تاکہ وقت گزرنے کے ساتھ وہ مٹ نہ جائے۔ محکمے کے مطابق ماہرین جلد ہی موقع کا دورہ کریں گے اور تحریر کے نمونے لے کر تجزیہ کریں گے۔

مقامی انتظامیہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس تحریر کو مٹانے یا چھونے سے گریز کریں تاکہ شواہد محفوظ رہیں۔ انتظامیہ کے مطابق اگر کسی شخص کے پاس اس تحریر کی تاریخ یا اس خاندان کے بارے میں کوئی معلومات ہیں تو وہ متعلقہ تھانے یا محکمہ آثار کو اطلاع دے سکتا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق اس واقعے نے محلے میں ایک دن میں چائے کی دکانوں پر گفتگو کا موضوع بدل دیا ہے۔

ہاشمی پلاز کے قریب پرانی حویلی کی دیوار پر نئی تحریر

ہاشمی پلاز کے قریب واقع پرانی حویلی کی دیوار